



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH CENTER

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ملازمت کرتی ہوں جس کی مجھے تنخواہ بھی ملتی ہے میں اس سے لپٹے آپ اور گھر میں خرچ کرتی ہوں اور اپنے میکے والوں کو بھی دیتی اور صدقہ و خیرات بھی کرتی ہوں۔ میرے اور میرے شوہر کے درمیان اپنا مال خرچ کرنے کے بارے میں اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا میرے خاوند کو میری ذاتی رقم خرچ کرنے میں اعتراض کرنے کا کوئی حق ہے اور کیا مجھ پر اپنا ذاتی مال خرچ کرنے کے لیے اس سے اجازت لینا واجب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ عاقل، بالغ، اور آزاد شخص اگر تصرفات کر سکتا ہو تو اپنی زندگی میں اپنے ذاتی مال میں تصرف کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اور اس کے لیے جائز ہے کہ وہ خرید و فروخت کرے یا کرایہ وغیرہ پر دے یا پھر بہہ اور وقت کرے اسی طرح باقی تصرفات بھی اس کے لیے جائز ہیں اور اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں اور اہل علم کا اس مسئلے میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ خاوند کو اپنی بیوی کے ذاتی مال میں کوئی اعتراض کرنے کا حق نہیں جبکہ اس کا تصرف کسی عوض میں ہو یعنی خرید و فروخت اور کرایہ وغیرہ اور جب وہ عورت تصرف کرنے کا سلیقہ بھی جانتی ہو اور عاقل و دھوکے باز بھی نہ ہو تو اس کے لیے تصرف درست ہے۔ (دیکھیں مراتب الإجماع لابن حزم (126) الإجماع فی الشفۃ السلامی (2/566))

علمائے کرام کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ کیا عورت اپنا سارا مال یا اس میں سے کچھ حاصل اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر بہہ کر سکتی ہے؟ ذیل میں ہم مختلف مذاہب بیان کرتے ہیں:

1۔ مالکیہ اور حنابلہ کی ایک روایت ہے کہ ثلث سے زیادہ مال کے بہہ میں خاوند کو روکنے کا حق ہے اس سے کم میں خاوند کو روکنے کا حق نہیں۔ (شرح الخرشبی (7/103) المنہی لابن قدامہ (4/513) نیل الاوطار (6/22)) ان کے دلائل یہ ہیں:

1۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی خیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا زور لے کر آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا، عورت کو اپنے مال میں سے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ بھی (تصرف) جائز نہیں تو کیا تو نے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت لی ہے۔ اس نے کہا، جی ہاں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پایک آدھی بھیجا تاکہ وہ ان سے پوچھے کہ کیا تو نے خیرہ کو اپنا زور صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ تو انہوں نے جواب میں کہا، جی ہاں، میں نے اجازت دی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول کر لیا۔ (صحیح صحیح ابن ماجہ ابن ماجہ (2389) کتاب النہبات باب عطیۃ المرأة بغیر اذن زوجها)

2۔ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بھی عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں۔ (حسن صحیح: صحیح البوداود، البوداود (3547) کتاب الإجازة باب فی عطیۃ المرأة بغیر اذن زوجها صحیح الجامع الصغیر (7626))

3۔ اور ایک روایت میں ہے کہ:

"جب خاوند بیوی کی عصمت کا مالک بن جائے تو اس کے لیے اپنے مال میں کچھ بھی (تصرف) جائز نہیں۔" (مسند احمد (2/179))

یہ اور اس سے پہلے والی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کر سکے اور اس میں یہ ظاہر ہے کہ عورت کے لیے اپنے مال میں تصرف کرنے کے لیے خاوند کی اجازت شرط ہے۔ اس قول کے قائلین نے ثلث سے زیادہ کی شرط دوسرے دلائل کی وجہ سے لگائی ہے جن میں سے یہ بھی ہے کہ مالک کو صرف ثلث یا اس سے کم میں وصیت کرنے کا حق حاصل ہے۔ وہ اس سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا ہاں اگر وراثۃً اجازت دیں تو پھر کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصہ میں ہے کہ انہوں نے فرمایا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس وقت کم میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سرزمین پر موت کو پسند نہیں فرماتے تھے جہاں سے کوئی ہجرت کر چکا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ابن عفرہ پر رحم کرے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

«فَلَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْسَى بِهَآئِلِي بِحَقِّ قَالٍ» "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" "فَلَيْتَ فَطَفَّرَ قَالٍ" «

"میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا، پھر آدھے کی کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں۔ میں نے پوچھا، پھر تہائی مال کی کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تہائی مال کی کر سکتے ہو اور یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھر میں۔" (بخاری (2742) کتاب الوصایا باب ان یتزک ورنہ اغنیاء خیر من ان یتفقضوا الناس، مسلم (1628) کتاب الوصیۃ باب الوصیۃ بالثلث البوداود (2864) کتاب الوصایا باب ما جاء فی المالۃ ترمذی (2116) کتاب الوصایا باب ما جاء فی الوصیۃ بالثلث اب ماجہ (2708))

2- خاوند کو مطلق طور پر بیوی کو اس کے مال میں تصرف سے روکنے کا حق حاصل ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ لیکن صرف خراب اور ضائع ہونے والی اشیاء میں یہ حق نہیں۔ یہ قول لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (نیل الاوطار (6/22)

3- عورت کو اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کا حق نہیں۔ یہ طاوس رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن شعیب والی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ:

"عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال کا عطیہ دینا جائز نہیں۔" (فتح الباری (5/218)

4- عورت کو اپنے مال میں مطلقاً تصرف کا حق حاصل ہے۔ خواہ وہ عوض کے ساتھ ہو یا بغیر عوض کے اور خواہ وہ سارے مال میں ہو یا کچھ میں۔ یہ قول جمہور علمائے کرام کا ہے، جن میں شافعیہ، حنفیہ، حنبلیہ کا ایک مذہب اور امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ (المعنی لابن قدامة (4/513) الانصاف (5/342) شرح معانی الآثار (4/354) فتح الباری (5/318) نیل الاوطار (6/22)

کتاب وسنت اور غور و فکر کے لحاظ سے سب سے زیادہ عدل والا اور وہ صحیح قول یہی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ وَيُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ غَيْرَ الْمُنْكَرِ ۚ... سورة النساء

"اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو، ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر بھجودیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھا لو۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خاوند کے لیے بیوی کے صرف اسی مال کو مباح قرار دیا ہے جسے دینے پر وہ خود راضی ہو۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

وَالَّذِينَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ وَيُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ غَيْرَ الْمُنْكَرِ ۚ... سورة البقرة

"اور اگر تم عورتوں کو اس سے پہلے طلاق دے دو کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو اور تم نے ان کا مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو مقررہ مہر کا آدھا مہر دے دو یہ اور بات ہے کہ وہ خود معاف کر دیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورت کو خاوند کے طلاق دینے کے بعد اپنا مال معاف کرنے کی اجازت دی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو اپنے مال میں اسی طرح تصرف کی اجازت ہے جیسے مرد کو اپنے مال میں ہے۔ (مزید دیکھئے شرح معانی الآثار (4/352)

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے:

وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ وَيُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ غَيْرَ الْمُنْكَرِ ۚ... سورة النساء

"اور قیموں کو ان کے بالغ ہونے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر تم ان میں ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سوئپ دو۔"

اس آیت سے یہ بات عیاں ہے کہ اگر قیم بھی ہوشیار اور بالغ ہو جائے تو اس کے لیے اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے۔ اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے خطبہ میں وعظ و نصیحت کیا تو عورتوں نے اپنے زیورات صدقہ میں دے دیئے۔ تو یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کو اپنے مال میں تصرف جائز ہے اور اسے اس کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

"نیل الاوطار" میں ہے کہ جمہور اہل علم کا کہنا ہے:

جب عورت بے وقوف نہ ہو تو اس کے لیے مطلقاً اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز ہے اور اگر وہ بے وقوف ہو تو پھر جائز نہیں۔

"فتح الباری" میں ہے کہ:

جمہور علمائے کرام کی اس بات پر کتاب وسنت میں بہت سے دلائل ہیں۔ جمہور نے اس حدیث "عورت کے لیے اپنے مال میں خاوند کی عصمت میں رتبہ ہونے بہہ جائز نہیں" (اور اس معنی کی دیگر احادیث) سے استدلال کرنے والوں کا رویوں کیا ہے کہ یہ حدیث صرف ادب و حسن معاشرت، خاوند کے بیوی پر حق اور مقام و مرتبہ، اس کی قوت رائے اور عقل پر محمول ہے کہ خاوند ان اشیاء میں عورت سے پیختہ ہوتا ہے۔ سنن نسائی کی شرح میں امام سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی ثابت کیا ہے کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ عورت کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اجازت لے لیکن اس پر واجب یا شرط نہیں۔ لہذا اگر عورت اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتے وقت بھی اپنے شوہر سے اجازت لے لے یا مشورہ کر لے یا اسے بتا دے تو یہ حسن معاشرت کا ایک حصہ خاوند کو راضی کرنے کا ایک طریقہ اور مذکورہ بالا احادیث کی وجہ سے مستحب ضرور ہے۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

حدامہ عبدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

